شیخ حبیب الرحمن بٹالوی

رزقِ حلال

ہمارے ارد گرد ماحول میں بہت سارے ایسے واقعات بکھرے پڑے ہیں کہ انسان کے لئے مشعل راہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ جنوبی پنجاب کے ایک بہت بڑے خاندان کے ایک نوجوان جو پیشے کے لحاظ سے ایک اعلیٰ پائے کے وکیل تھے اور فارسی ادب میں بھی کافی دسترس رکھتے تھے۔ مطالعہ وسیع تھا۔ پریکٹس اچھی خاصی تھی۔ اپنے چند عزیزوں کے ساتھ حج پر گئے۔ وہاں روس سے آئے ہوئے مسلمانوں سے ملاقات کا اتفاق ہوا۔ اس دور کے روس کی گھٹن کی فضا میں اللہ رسول کا نام لینا بہت مشکل کام تھا۔ کہ اس دور کا الہامی تعلیمات کا منکر، لینن پرائز ونر بن جاتا تھا۔ اور اللہ رسول کا نام لینے والے پر زندگی اجیرن کر دی جاتی تھی۔ وکیل صاحب روسی مسلمانوں سے مل کر بہت خوش ہوئے۔ بہت متاثر ہوئے۔ ان کے امیر کو اپنی طرف سے رقم کی صورت میں کچھ ہدیہ دینا چاہا۔ انہوں نے شکریے کے ساتھ انکار کر دیا۔ سوچتے رہے کہ انہوں نے میری پرخلوص پیش کش کو کیوں ٹھکرایا ہے۔ آخر اس نتیجے پر پہنچے کہ گفتگو کے دوران میری وکالت کا ذکر آیا تھا۔ ہو نہ ہو وکالت کے جھوٹ سچ کے ملغوبے کی مشکوک کمائی کی وجہ سے انہوں نے میری طرف سے پیش کردہ ہدیے کو قبول نہیں کیا۔ وہیں حرم پاک میں ارادہ کر لیا کہ وہ اس مشکوک پیشے کو ہمیشہ کے لئے ترک کر دیں گے۔ اور حتی الوسع حلال کی کمائی کی جستجو کی جائے گی۔ واپس پاکستان آ کر انہوں نے بظاہر وکالت جیسے معزز پیشے کو چھوڑ کر خالص محنت مزدوری کی زندگی اختیار کر لی۔ اپنی تھوڑی سی زمین تھی۔ اس پر کاشت شروع کر دی۔ اسی میں ہی سبزی ترکاری اگاتے۔ کچھ بیچتے، کچھ کھاتے۔ زیادہ سے زیادہ کوشش کرتے کہ دال ساگ پر گذارہ کیا جائے۔ زندگی ایک اچھے ڈھب پر چل نکلی تھی کہ ایک دن خاندان میں سے ایک صاحب آئے اور اصرار کیا کہ ہمارے ایک مقدمہ کی پیروی کی جائے۔ ہمیں آپ پر اعتماد ہے۔ ہم نے اور کسی کی طرف نہیں جانا۔ بس آپ کو ہی وکیل کرنا ہے۔ انہوں نے بہت انکار کیا کہ جب اس پیشے کو ہی خیر باد کہہ دیا ہے اب اسے دوبارہ اختیار کرنا میرے بس میں نہیں ہے۔ آنے والے نے مقدمے کی صحت کا سہارا لے کر انہیں مجبور کر دیا کہ یہ ایک مقدمہ وہ ان ہی سے کرائیں گے۔ اور ساتھ خرچ اخراجات کے نام پر دس ہزار روپے بھی دے دیئے۔ وہ اللہ کا بندہ گھر گیا اور بیوی کو ساری کہانی کہہ

بقیہ ۱۶ صفحہ پر ملاحظہ کریں